السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ حدیث ہے کہ

(لَا تَسُبُّوا الدَّھرَ فَاَنَا الدَّھرُ اُقَلِّبُ ... الخ)

''زمانے کو گالی نہ دو۔ میں ہی زمانہ ہوں...'' اگر یہ حدیث ہے تو کیا یہ صحیح حدیث ہے؟ اور اس کا مطلب کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِینِیْ ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّھرَ وَاَنَا الدَّھرُ اَقَلِّبُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور میں ہی زمانہ ہوں، رات اور دن کو بدلتا ہوں''

(لَا تَسُبُّوا الدَّھرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھرُ)

''زمانے کو گالی دو کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔''

اس حدیث کی تشریح میں امام بغوی' فرماتے ہیں: ''عربوں کی یہ عادت تھی کہ وہ مصیبت کے وقت زمانے کو برا بھلا اور گالی دیتے تھے۔ کیونکہ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں کو زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔

وہ کہتے تھے ''فلاں شخص کو زانے کی چوٹیں پڑیں اور فلاں قبیلے کو زمانے نے تباہ کردیا۔'' چونکہ وہ مصائب کو زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے، لہٰذا وہ ان حوادث کو فاعل کو برا بھلا کہتے تھے۔ اس طرح وہ گالی اصل میں اللہ تعالیٰ کو دی جاتی تھی، کیونکہ ان واقعات کا فاعل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے (نہ کہ زمانہ جسے وہ اپنے خیال میں مصیبت کا سبب قرار دے رہے تھے)۔ اس لئے انہیں زمانے کو گالی دینے سے منع کردیا گیا۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۴۸۷

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 25

محدث فتویٰ